السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ پریذیڈنیٹ کے فنڈمیں زکواۃ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ اس کے قبضے میں نہیں ہے۔ ملازت ختم ہونے کے بعد وہ اس روپیہ پر قابض ہوگا۔ لیکن عمر کہتا ہے کہ پریذیڈنٹ کے روپیہ میں بدستور زکواۃ واجب ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ بھی بنک وغیرہ میں جمع کئے ہوئے روپے کی طرح ہے۔ جب بنک میں جمع کئے ہوئے روپے میں زکواۃ ادا کرنی پڑتی ہے۔ تو پریزیڈنٹ فنڈ کے روپیہ میں سے کیوں نہ ادا کی جائے۔

ب) بعض تاجروں کا خیال ہے کے زکواۃ صرف سالانہ آمدنی کے روپے میں سے واجب ہے۔ اصل جمع کئے ہوئے روپے میں سے نہیں ہے۔ آیا یہ خیال ان کا درست ہے یا نہیں؟)

ج) نیز زیورات میں زکواۃ واجب ہے یا نہیں؟)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الف۔ ظاہر حدیث ماحول علیہ الحول سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو مال اپنے قبضے میں ہوتا ہے۔ اس میں زکواۃ ہے۔ پریذیڈنٹ فنڈ کی رقم اب تک اس کے قبضے میں نہیں آئی۔ جو رقم بنک میں جمع ہے۔ وہ اس کے قبضے میں ہے۔ اور اسی نے جمع کرائی ہے۔

ب) جو سونا چاندی وغیرہ اس کے پاس ہو اس سے ہر سال زکواۃ دے۔ جب تک نصاب زکواۃ تک مال ہے تب تک زکوۃ ہے۔ میری ناقص تحقیق میں زیورات میں زکواۃ فرض نہیں اگر دے تو اچھا ہے۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص697

محدث فتویٰ